کتنی بجھی بجھی سی ہے پردیس کی سحر
اس سے زیادہ نور تو شامِ وطن میں ہے

ایڈیٹر
سید احمد علوی نسیم

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب
پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

جلد (۱) | دوشنبہ یکم اگست ۱۹۵۵ء مطابق ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ | نمبر (۱۵)

سالانہ چندہ
بھارت کیلئے
دو روپیہ آٹھ آنہ
پاکستان کیلئے
تین روپیہ
فی پرچہ
دو آنہ

یادِ رفتگان

(مرتضیٰ علی علوی خنجر کاکوروی)

منشی مرتضیٰ علی نام خنجر تخلص داغ دہلوی کے شاگرد رشید تھے آپ کے والد کا نام حافظ عطا علی تھا۔ آپ حضرت شاہ کاظم قلندر قدس سرہٗ العزیز کی اولاد سے ہیں ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے علوم درسیہ کی تعلیم حضرت شاہ علی انور قلندر سے پائی بیعت حضرت شاہ تقی علی قلندر سے تھی۔

ساقی نامہ ظہوری کے چند باب مولوی شرف الدین سندیلوی سے پڑھے پھر آغا مجر امرا نے بمقام علی گڈھ تاریخ التواریخ ختم کی۔ ابتدائی ملازمت نائب تحصیلداری سے شروع ہوئی۔ درمیان میں متعدد بار تحصیلداری کی تا مقامات کہیں آتو میں انسپکٹر آبکاری ہو گئے خود ایک جگہ لکھتے ہیں۔ ؎

ذرہ نوبہ خنجر کر لی تو بہ ... اور خدمت ہوا آبکاری کی

شاعری کا شوق بھی تھا۔ زیادہ تر کلام نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی کو دکھاتے تھے اور انہی کے شاگرد تھے۔ دو سو غزلیں جلال لکھنوی نے اور دو چار نظمیں امیر احمد صاحب امیر مینائی نے بھی دیکھیں۔

تاریخ گوئی میں خاص ملکہ تھا۔ آپ کی بیشتر تصانیف ارمغان اودھ۔ ارمغان احباب ۔ متاعِ اوئیں۔ ہفت کلیں۔ شہیدِ جفا۔ تصویر عبرت۔ خیابانِ وغیرہ چھپ کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔ کلام ہر رنگ میں ہوتا تھا اور اچھا ہوتا تھا۔

بمقام سیتاپور دو ہفتہ مرض وبائی ہیضہ میں مبتلا رہ کر ۱۵ ماہ ذی الحجہ مطابق ... اگست ۱۹۲۲ء انتقال کیا اور وہیں متصل عید گاہ مدفون ہوئے۔

نمونہ کلام

وہی وحشت اٹھی داغ فرقت خانۂ دل میں ... یہی باقی ہے جس سے رونق کاشانۂ دل ہے

تا با بیں ہوش اللہ رے یہ غفلت ... تھکے وہ دعاؤں کو دم کرتے کرتے

ہم رند خرابات ابھی دامن تر کو ... جاتے ہیں سکھا لائیے جنت کی ہوا میں

کچھ شغل جو باقی ہے خنجر شغل یہی ہے ... پی تھوڑی سی اور بیٹھ رہے یاد خدا میں

یہ وقت نزع ہے خنجر ہو آنے نہ دیں گے ... مگر آنا کہ دیتے ہیں دم نکلے گا جس سے

"وفادار عورت"

وہ ابر سیاہ آیا - گھٹی ہے یہ پروائی
برسات کی رت آئی برسات کی رت آئی
بڑھتے ہوئے آتے ہیں گردوں پہ سیہ بادل
کیا منظر رنگیں ہے کیا اس کی صف آرائی
ہے اودی گھٹاؤں میں بجلی کا طلائی رنگ
یا وقت تماشہ ہے یا گنبد مینائی

بادل کی یہ مستی ہے جنت بخواری
ہشیار ہیں مطرب کے گونج رہی ہیں سو مالی
جو مرغ ہری اب تک غم میں تھی چپکی بیٹھی
بادل کی گرج سنکر پردے سے نکل آئی
گر دو ہی یہ دھنک نکلی طاؤس لگے رقصاں
خوش خیال کرتے ہیں کیا آہوئے صحرائی
ساون کے ملار دل میں جب سے ہوئی قیامت کا
دل تھام لیا ہم نے جس وقت صدا آئی
پی پی یہ پپیہے کی کچھ اور لگاتی ہے
جو سرد طبیعت تھی وہ سنتے ہی گرمائی
بادل کی صدا سنکر ہلچل سی پڑی ہر سو
ارمانوں کا محشر تھا اپنا دل شیدائی
اب دل کو نہ تھا مجھ کو یہیں دیکھا ہوں
جذبات کا منظر ہے ہیں آپ تماشائی
اک باغ کے بنگلے میں نو عمر ہے ایک عورت
اکی سی حسیں صورت دنیا نے نہیں پائی
اٹھارہ بہاروں سے زیادہ نہیں دیکھی ہیں
ہے نام خدا کمسن دل لیتی ہے رعنائی
آثار شرافت ہیں پیشانی انور میں
اس لوح پر کیا خوب تحریر ہے دانائی
ہم جنسوں میں وقعت ہے ممتاز ہیں زیب
ہے فخر نہیں بیجا کرتی ہیں جو جہا ئی
اب تک یہ حسیں چپ تھی عالم تھا اداسی کا
ایک آہ بھری اس نے جب سرد ہوا آئی
بولی کہ پیا میرے پردیس میں جب سے ہیں
ہے کنج لحد میرا یہ گوشۂ تنہائی
آخر کوئی حد بھی ہے اس صبر تحمل کی
برسوں سے مرے دل کو تعلیم ہے شکیبائی
وحشت سے لیا اس کو لیٹی تھی وہ اٹھ بیٹھی
پاؤں سے کہا چلئے جو بادیہ پیمائی
چک اس نے اٹھائی تھی چاہا تھا نکل جاؤں
یہ قصد کیا ہی تھا اتنے میں حیا آئی
بولی یہ غضب کیا ہے کیا عہد وفا بھولا
یہ سنکے وہ خود جو کی چپ ہوگئی شرمائی
ایک آہ بھری اس نے دل تھام کے یوں بولی
اللہ وفا دے کر پھر صبر و شکیبائی
ہے عہد وفا میرا مضبوط نہ ٹوٹیگا
پابند ہوں میں اس کی ہرگز نہیں ہرجائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پندرہ روزہ
کاکوری اخبار
نمبر ۱۵	یکم اگست ۱۹۵۵ء	جلد ۱

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی

شکر ہے کہ خدا نے رحم کیا کہ وہ مبارک مہینہ آگیا۔ مسلمانانِ عالم میں خدا بھی خوشیاں منائیں قربانیاں کریں مگر یہ قربانیاں ذوق و شوق بھی خلوص دل سے ہونی چاہئیں تاکہ دربار خدا میں شرف قبولیت حاصل کر سکیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف دل کا اندرونی حال اور نیت کا جائزہ لینا چاہتا ہے نہ کہ کسی جانور کے خون اور گوشت کا محتاج ہے نہ وہ آپ لوگوں کو زرق برق لباس میں دیکھنے کا خواہاں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ جس طرح حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح علیہم السلام نے خدا کا فرمان پورا اور سچا کر دکھایا اگر اس کا عشر عشیر بھی ہم سے پورا ہو سکے تو عجب نہیں کہ خداوند کریم ہماری بھی ادنیٰ قربانیاں قبول فرمائے۔

آج سے کئی ہزار سال پہلے کی بات ہے جب عرب کے ریگستان میں خدا کے نیک بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام رہتے تھے۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ منتوں مرادوں کے بعد چھیاسی سال کی عمر میں آپ کی دوسری بیوی ہاجرہ سے ایک بچہ تولد ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

باری تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور خوشی خوشی بچہ کی پرورش میں منہمک ہو گئے۔ بچہ کا نام اسمٰعیل رکھا گیا۔

بی بی سارہ (جو آپ کی پہلی بیوی تھیں) کے حسد سے یا اپنی نیت کے مطابق آپ نے بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو ایک صحرا میں جو بالکل بنجر ہونے کے علاوہ وہاں پرندوں کا بھی گذر نہ تھا چھوڑ آئے۔ معصوم بچہ پیاس کی شدت سے تڑپ رہا تھا، ماں بیتابانہ پانی کی تلاش میں جگہ جگہ دوڑتی پھر رہی تھیں۔ قدرت کا … جوش میں آیا۔ آب زمزم کا چشمہ نکلا۔ آپ نے بچہ کو پلایا اور خود بھی سیر ہو کر پیا۔ کچھ دن بعد حضرت ابراہیم نے خواب دیکھا کہ خداوند کریم ان کا ایک بہت بڑا امتحان لینا چاہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تیرے پاس جو سب سے زیادہ عزیز شے ہو وہ میرے نام پر قربان کر دے۔ ایک مرتبہ نہیں متواتر کئی دن یہی خواب نظر آیا۔ حضرت ابراہیم بہت پریشان ہوئے سوچا میرے پاس ایک بیٹا ہے وہی مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ میرا یہی بیٹا چاہتا ہے۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا ارادہ مصمم کر لیا تو خواب کا دیکھنا بھی بند ہو گیا اور اس کا یقین واثق ہو گیا کہ منشا خداوندی یہی ہے جو میرا خیال ہے۔ آپ نے اپنے عزیز ترین بیٹے سے ذکر کیا کہ بیٹا خدا کریم مجھ سے تمہاری قربانی چاہتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ اسمٰعیل کس باپ کے بیٹے تھے جو خدا کے نیک اور سچے بندے تھے جن کو خلیل کے لقب سے نوازا جا چکا تھا۔ اس باپ کے بیٹے تھے جس کے مبارک قدموں سے آتش نمرود گلزار بن چکی تھی۔ فوراً باپ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور کہا ابا جان بسم اللہ بلا دیر کیجئے کہیں خدا کی فرمانبرداری سے سرتابی اور آپ کی نافرمانی کر سکوں۔

زمین کانپ اٹھی۔ ریگستان کا ذرہ ذرہ تڑپنے لگا۔ ہوا ساکت ہو گئی۔ پانی کی روانی تھم گئی۔ مچھلیاں بھی سر اٹھا اٹھا کر اس باپ بیٹوں کی قربانی کا تماشہ دیکھتے ہیں کہ وہ خلیل باپ نے بیٹے کی صلاح کے مطابق اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی تاکہ ذبح کرتے وقت اولاد کی محبت کی انتہائی محبت استقلال کو ڈگمگا نہ دے۔

اللہ اکبر کے ساتھ چھری نے اپنا کام کر دیا۔ ساتھ ہی غیب سے یہ آواز آئی کہ بس ابراہیم بس کہ ہم نے جو کہا تھا تم نے اسے پورا کر دیا۔ ہم نے تمہاری قربانی قبول کی اور خوش ہو کر اسمٰعیل کو بھی زندہ بچا لیا۔ اپنے بچہ کو لو اور خوش خوش اپنے گھر جاؤ۔ حضرت ابراہیم نے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام کے بجائے دنبہ پڑا ہے۔

انہیں باپ بیٹوں کا بنایا ہوا خدا کے بہتر و برتر کا پہلا مکان ہے جو مسلمانوں نے دنیا کے سب سے بڑے تبلیغ میں بنایا تھا جہاں آج ہزاروں۔ لاکھوں خدا کے نیک بندے دنیا کے ہر حصہ سے حج کرنے جاتے ہیں۔

دنیا کے بتکدے میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم پاسباں ہیں اس کے وہ پاسباں ہمارا

نجمی کے نام

نجمی۔ ہم وہاں ہیں جہاں چند تھے اور اب آج تو … عقیدہ ہے چودھویں کا چاند کہاں ہے؟ چاند کی بجائے رات اندھیری ہے۔ آسمان پر ستاروں کے حسین جال کے ساتھ دل کے چاند نے جو رومانک ماحول تمہارے یہاں بنایا تھا وہ نہ صرف دیکھا ہی جا سکتا تھا بلکہ پڑھا اور سنا بھی جا سکتا ہے (جیسا کہ میں تو پڑھ رہا ہوں)۔ اب دیکھو نا! یہ بڑے جو چلے (چاند کے بجائے) ایک کیا آدمی آنکھ نہیں ہلاتے … اور لال لالہ … اب بھی زیب تن ہے۔ فردوس گم گشتہ … (چاند کو کھو رہا ہوں) دل کی حالت پر دنیا اندھیرے اور روشنیاں کیا اثر کر سکتی ہیں؟

نجمی۔ ذرا برعکس ہو۔ ان اندھیرے اور روشنی میں کیا دھرا ہے تم کو کھیل میں کہاں شکست ہوئی۔ بازی تو میں ہارا۔ اگر میں نے تم کو آگے شہ دی ہوتی تو بادشاہ کو کس گھر میں بٹھاتیں۔ سیاہ گھر میں فیلے کی شہ پڑ رہی تھی آگے بڑھا تو پیدل نے گھر روکا ہوا تھا۔ مگر میں نے سوچا کہیں تم اپنی ناکامی سے بددل نہ ہو جاؤ اس لئے جیتی ہوئی بازی سے ہاتھ اٹھا اور ہار جانا مناسب سمجھا۔ دیکھو عزیز نجمی! محبت ہوتی ہے ایک جذبہ باقی ہے۔ دل لے اور دماغ کی قوت … سے جاتی … مگر دماغ کے … پہنچے ہی … تیزی ختم۔ تھوڑا سا دماغ پر زور دو تو معلوم ہو کہیں کہ ہم محبت سمجھ رہے تھے وہ جذبات کی صرف ایک لہر تھی جو آئی اور گذر گئی۔

دل۔ ناکامیوں کے پیہم صدمات سے مجروح نہیں ہوتا بلکہ اس میں مقابلہ اور جد وجہد کی قوت اور بڑھ جاتی ہے۔ غلط ارمانوں کا نتیجہ ہی ناکامیوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے جس کے پیچھے ناکامی اپنا تانا بانا … پھیلائے دوڑتی چلی آتی ہے۔ ارادہ … نہیں بلکہ ارادوں میں یقین کی … جاتی ہے۔ دیکھو جہان عالم پر … ماحول میں … آگے بڑھ جانا چاہتا ہے چاہے وہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔

نجمی۔ تصورات کے محل جو کہ خیالات کے خمیر … بنائے جاتے ہیں اس لئے ان کی ناپائیداری قابل تعجب نہیں۔ اسی طرح پر محبت جذبات … تعمیر کئے … انسانی تکمیل کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ … نہیں ہوتے بلکہ … انسان … ارمانوں کو روز … دبا … ارمانوں کا پورا ہونا ہی انسان کے لئے بہتر ہے۔

عزیز نجمی! تم نے غلط سمجھا۔ کتاب زندگی کا باب کھلنے سے پہلے بند نہیں ہوا بلکہ بند ہونے سے پہلے کھل گیا۔ دیکھو خودداری اور چیز ہے اور اس کے لئے مرنا دوسری چیز … انسانی زندگی کا نام تغیر نہیں بلکہ … تغیر ہے۔ جو چیز دنیا میں آتی ہے وہ … ہوتی ہے۔ نجمی کو اگر یہ سمجھایا جاتا تو بہت سی ناکامیوں اور افسوسناک واقعات سے اپنے کو صاف بچا بھی سکتا ہے۔ بس ضرورت صرف اس کی ہے کہ دل صاف رکھا جائے۔ نجمی! خودکشی بزدلی ہے چاہے وہ جذبات یا حوادث کے زیر اثر کی جائے اور بزدلی بھی قابل ستائش نہیں ہو سکتی۔

پرانی یادوں کو ماضی سے نکال دو۔ ان میں رنگ بھرنے کے سوا کوئی قوت نہیں۔

عزیزہ! سماج ہے کہاں۔ ہم اور تم ہی تو ہیں۔ ہم ہی زندگی بگاڑنے اور بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ ہم ہی اپنی حرکتوں سے اپنی زندگی کو خود بہتر بناتے ہیں ہم یہ کیوں نہیں کہ بدل دیں سماج خود بخود بدل جائے گا۔ اپنی کمزوری کو کہاں تک چھپایا جا سکتا ہے۔ کیوں نہ اپنی کمزوری کا اقرار کرتے ہوئے اس کا تدارک سوچا جائے۔ کیوں نہ ان تدبیروں پر عمل کیا جائے جس سے ہماری سماجی حالت بہتر ہو جائے۔ کیوں نہ اپنا محاسبہ کیا جائے تاکہ ہماری زندگی بہتر ہو جائے۔ خلوص کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو۔ خلوص جو ٹھہرا۔ اخلاص ہی صرف ایک ایسا جذبہ ہے جس سے انسان بڑے سے بڑے کام کر سکتا ہے لیکن اس کے تصور سے … انسانی فطرت دور بھاگتی ہے۔ اس خلوص کو اپنا لو۔ غرض کو دور پھینکو۔ خوشیاں تمہارے دامن چومنے کو دوڑیں گی۔

خیر طلب ۔۔ م۔ ع۔ ع

بچے پارک کہاں پر ہو

روڈ نیر شمس نے جس وقت بچے پارک کی ضرورت کا احساس کیا تھا اس وقت عام خیال یہی تھا کہ مجوزہ پارک بنانے کا … مستند وطن میں اس کا انتظار کیا جا رہا تھا کہ … چبوترے کے پہلو میں افتادہ زمین جو ڈسٹرکٹ بورڈ ہی کے قبضہ میں ہے اس پر پارک بنا دیا جائے مگر یہیں پر سڑک کے … ضروری ہے … کے بعض … آئیں … ہے جہاں پر پارک کا عدم وجود برابر ہو جاتا۔

… میں اختلافات … ایک … انتخاب … روڈ نیر شمس کی تجویز … اور … ڈسٹرکٹ بورڈ سے ملنے کا مسئلہ ہا۔

حیات سائرہ

— سلسلہ گذشتہ —

ایک طرف دن بھر بچوں کی بانی وٹے بیچ وپکار، دوسری طرف گھر کا کام کاج سے زیادہ یہ کہ ذرہ سی بات ہو کر کوئی بات شوہر کے خلاف مزاج نہ گذر جائے جو گرفت میں آجائے سو طرح ایک عذاب ہے تمہیں بتاؤ یہ بھی کوئی زندگی ہے غضب یہ ہے کہ ایسے کمبخت مرد ہوتے ہیں جو عورت سے تیلم ونیا کی نیکیوں کی توقع رکھتے ہیں اپنے عیب پر ایک نظر نہیں ڈالتے خود بلا قصور معمولی غلطی پر بھی بیں آتے کرتے ذرا نہیں مگر بیوی کو زبان ہلانے کا حق نہیں۔

عورتیں اگر اپنے حقوق کا مطالبہ کریں تو شور کیا جاتا ہے کوئی مجھے سمجھائے کہ فی زمانہ فیصدی جو شادیاں آئے دن ہوتی ہیں وہ اسلامی نقطہ نگاہ سے کب جائز ہیں۔ انہوں نے کب اور کہاں یہ حکم دیا ہے کہ عورتوں کو تعلیم مت دو۔ جائز حقوق سے محروم کر دو۔ بلا وجہ ان پر سختی کرو۔ ان پر ظلم کرو۔ قید خانے میں رکھو۔ خیر کرنے کے بجائے سے لونڈی بنا کر رکھو۔

عورت کا حق صرف روٹی کپڑا سمجھا جاتا ہے جس طرح نوکری ملازمہ ہیں یہ سمجھتی ہوں کہ وہ تو پھر بھی نوکری چھوڑ جا سکتی ہے مگر بیوی کو فریاد کا بھی حق نہیں۔ ذرا کوئی سنے

والا ہے

رشیدہ بہن کل ہی کا اخبار اٹھا کر دیکھو جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں ان سے اندازہ لگا سکتی ہو کہ ہندوستان میں تمام قوموں سے زیادہ مسلمان عورتیں مرد ہی جاتی ہیں اس کا سبب کیا ہے۔ عورتیں زیادہ تر دق کا شکار ہو رہی ہیں۔ یہ مردوں کا ظلم نہیں تو کیا ہے ان کی خود غرضی کا نتیجہ، مظالم عورتوں کو اندر ہی اندر گھلا دیتے ہیں اور وہ اپنی شرافت کی وجہ سے اف نہیں کرتیں۔ میں تو سچ کہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے شوہر ان کے قاتل ہیں۔ اچھا اگر شوہر شائستہ کا بھی ہو تب بھی ہماری بولی جی تو تمہاری اس پر ایسے عاجز آگئی ہے کہ جانوں گی کہ تم شادی کر کے سماج کی بھی مجرم بن رہی ہو۔

میں رشیدہ ۔ سماج کا جب سے نام ذکر رہا ہے اس کی ساری غلطی کہوں وہ ہوں گی۔ یقین کرو سماج ہی ہمارا بدترین دشمن ہے، جس نے زندگی دوبھر کر رکھی ہے۔

تم نے میرے والدین کی امیدوں پر پانی پھیر دیا رشیدہ صفیہ میں سائرہ کہاں تک آمادہ ہے کہ میں مشتعل ہوں۔ مجبور ہو کر لڑ بیٹھتی ہوں۔

تو پھر شادی کیوں کی تھیں ۔

تم نے ازدواجی زندگی کو دوزخ سمجھ رکھا ہے حالانکہ تم سخت غلطی پر ہو رشیدہ بولی

میں محض نجات پر کوئی رائے قائم کرنے کی عادی نہیں ۔ میرا تجربہ شاہد ہے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے مرد کی فطرت کا نہایت گہری نظر سے مطالعہ کرتی رہی ہوں اور میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ ازدواجی زندگی عورت کے لئے عذاب الٰہی سے کم نہیں خاص کر ہم جیسی لڑکیوں کی زندگی کے لئے

اور پھر وہ زندگی۔

ہندوستانی عورتوں کے لئے وہ بھی مصیبت پر گھر میں اپنے لئے یہ نہیں سوچتی۔ کہاں تک میں اکیلی ہوں۔

آخر کار رشیدہ نے عاجز آکر بحث ختم ہی کی۔ مجھے افسوس ہے کہ میں جس کام کے لئے آئی تھی وہ پورا نہ ہو سکا۔ بہر حال اب تو میں جا رہی ہوں تم سے میں یہ چلتے چلتے کہے جاتی ہوں کہ ان خیالات سے بہتر ہے مجھے مطلع کرتی رہنا اور اسی پر قائم رہنا محبت کمزوری کا دوسرا نام ہے۔ میں منتظر ہوں گی کہ کب یہ کمزوری تم پر غالب آجائے اور تمہارے ارادوں کو شکست دے

سائرہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ جس دن میں کمزوری سے شکست کھا گئی تو سمجھ لینا کہ اس دن سائرہ کی زندگی نے موت سے شکست کھائی۔ رشیدہ اچھا ہے ہمیں بھی ایک ٹھم کا ڈر اور یقین باقی ہے۔

سائرہ ضد کا توڑ ضد ہی کی جاتی ہے۔

بیگماتی محاورے

اللہ آمین سے پر سلامی عورتوں کا خاص محاورہ ہے یعنی خدا کی جناب میں دعا کی ہے کہ بڑی درگاہوں کو سلام کیا تب یہ دن دیکھنا نصیب ہوا۔ لیکن اب فقط روزمرہ میں صرف اللہ آمین بولا جاتا ہے پورا محاورہ کوئی نہیں اب بولتا۔ حکیم کا ایک مرد مثنوی میں ہے

اللہ آمین سے ہم تو یوں پائیں

جان آفت میں آپ یوں آئیں

اللہ بسم اللہ کرنا عورتوں کا محاورہ ہے جس کا مطلب عنت مراد خود پرداخت کرنا

اللہ سے پر منانا عورتوں کا محاورہ یعنی ہر وقت دست بدعا رہنا۔ یہ کہنے سے منت مراد مانتا اور اسے ہی چلو تم خود کی اللہ بسم اللہ وہ کرتی کہ کوئی وینے بچے کے لئے بھی اتنا اللہ سے پر منانا

اللہ رکھے تو کون چکھے مثل ہے یہ محاورہ عورتوں یا ایسے لوگوں کی زبان پر کہ جسے اللہ بچانا چاہے اسے کون مار سکتا ہے

پاکستانی ڈاک

محمد واصف علوی کے یہاں صاحبزادہ تولد ہونے کی اطلاع ملتان سے موصول ہوئی ہے زچہ و بچہ بخیریت ہیں۔ محمد واصف صاحب پچھلے ہفتہ کراچی آئے ہوئے تھے ۱۹ جولائی کو واپس چلے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ بیگم واصف اگست کے پہلے ہفتہ میں کراچی آ رہی ہیں۔

اللہ کا دیا نور کبھی نہیں ٹوٹے دور - مثل ہے خاص عورتوں کی زبان پر اسی جگہ بولتی ہیں جب بال سپید ہو جائیں اور کوئی پھبتی کرے تو کہتی ہیں اللہ کا دیا نور۔

اللہ کی سنوار خاص عورتوں کی بول چال پیار کا کوسنا، محبت کی بددعا یعنی اور کچھ نہ کہہ کر کوسنا کیونکہ بددعا بھی وہ کر دعا سے بہتر۔ مہر سے کہتی ہیں وہ ہو تیب کو اللہ کی سنوار ظاہر ہیں کوستی ہیں یہی مراد پیار کے

آپڑوسن لڑیں مثل عورتوں کی زبان جب کوئی حق ناحق فساد نکالنے والی ہوتی ہے تو کہتی ہے آپڑوسن لڑیں دوسری کہتی ہے تیرے میری بلا لڑے کہتی ہے بلا تجھ تیرے پوت بچہ لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔

آپ لونڈے جائے لونڈے عورتوں کا محاورہ ہے نظر میں کہیں نظر سے نہیں گذرا ایسی جگہ بولتے ہیں جب کسی کو حق ناحق کی گردش خواہ مخواہ دے پھیرے ہوں تو کچھ سارا دن اسی آپ لونڈے جائے لونڈے میں گذر گیا۔

اب سے دور دور از جان کا ترجمہ خاص عورتوں کا محاورہ ہے وہم کے جب کسی بیماری یا کسی مصیبت کا ذکر کرتی ہیں تو کہتی ہیں اب سے دور یہ بات یوں کہتی تھی

آپا ترکی زبان کا لفظ ہے بڑی بہن، اعلیٰ بول چال میں آپا بیوی۔ چھوٹی آپا بڑی آپا آپا جان بولا جاتا تھا۔ فی زمانہ بہت کم بولتے ہیں بلکہ قریب قریب ترک ہونے کے ہو گیا ہے

اپنا پیٹ تو کتا بھی پال لیتا ہے عام بول کی ردز مرہ کا محاورہ ہے مطلب ہے کہ وہ انسان ہی کیا کہ جو دوسروں کو نفع نہ پہنچا سکے یہ تو ہر جانور کتا بھی کرتا ہے

اپنا ٹینٹ نہ نہارے اور کی پھلی دیکھے عام محاورہ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی اپنا عیب سراپا عیب ہونے کے دوسرے کی عیب جوئی کرے یا تفاخر۔ کسی دوسرے کی عیب بینی کرنا۔

محمد فصیح علوی کے یہاں جبکہ دیکھتے بھالتے ہوشیار چور گھس آیا اور کچھ برتن سمیٹ کر فرار ہونے والا تھا کہ محلہ کے لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا سامان برآمد ہو گیا۔ محمد چل رہا ہے

انجم، صاحبزادہ سرفراز احمد کی پسلی کی ہڈی میں چوٹ آگئی تھی۔ عکس ریز سے پتہ چلا کہ ٹھیک ہے اور کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے۔

اقبال علی علوی صاحبزادہ الطاف علی مرحوم، پاکستان انٹیلیجنس اپریرہ میں ملازم ہو گئے ہیں۔ ان کی والدہ کو پچھلے ہفتہ کچھ بخار اور نزلہ کی شکایت ہو گئی تھی اب اچھی ہیں

سحاب صاحبزادہ دوشن ماحصل کو پچھلے ہفتہ خسرہ نکل آئی تھی اور اب ٹھیک ہیں۔

ندیم صاحبزادہ اکبر علی کو ضعف دماغ کی شکایت ہو گئی ہے۔ بار بار ہندرہ دن سے دانے نکل آنے کی شکایت ہے۔ علاج جاری ہے۔

مسز جمن تعفن شمسہ بانو کرمانی اب پہلے سے اچھی ہیں۔ علاج ابھی جاری ہے انجکشن لگ رہے ہیں۔ خدا جلد صحتیاب کرے۔

صغیر الدین سہروردی جنرل منیجر پیڈ بلیو بوجہ علالت چھٹی پر تھے اب الحمد للہ اچھے ہیں اور ۲۰ جولائی کو آپ نے جنرل منیجر کا مستقل چارج لے لیا ہے

مسز صغیر سہروردی کراچی آگئی ہیں

احسان احمد علوی (اثر) کو پچھلے ہفتہ اسہال کی شکایت ہو گئی تھی دو دن کافی تکلیف رہی

الحاج محمد حسن صاحب علوی کے گھٹنے کے درد میں اب پہلے سے بہت فائدہ ہے یونانی علاج ہو رہا ہے اب چلنے بھی لگے ہیں اور دیگر تکالیف بھی بہت کم ہیں۔

اخوان الصفا پاکستان کی مجلس انتظامیہ نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا کہ عید الاضحیٰ کے بعد عید ملاپ پارٹی اس سال مع اگست دوشنبہ بر مکان کی نذر چوہدری شہاب احمد صاحب .... منعقد ہو نیز ایک طرحی مشاعرہ بھی کیا جائے۔

اظہار علی عباسی پچھلے ہفتہ کراچی آئے تھے چند دن تمہارے ساتھ رہ کر لاہور چلے گئے

مشاعرہ ۹ مع اگست کو ہو رہا ہے اس کی طرحیں حسب ذیل ہیں

اک آنکھیں تیری فرقت میں کہیں نم تو نہیں

اب انجمن سے سنبھل کر ساغر اٹھائیے

نائیلپور سے اطلاع آئی ہے کہ خاندہ طلعت سنی احمد علوی دختر کے امتحان میں سکنڈ ڈویژن کامیاب ہو گئی ہیں۔

حالات وطن

معذرت

گزشتہ اخبار کی کتابت وقت سے ہوئی تھی اور اپنے وقت سے کاپیاں پریس روانہ کی گئیں تھیں مگر یا کی جائے قدرت کا منشا ہی نہ تھا چار چھ دن کی مسلسل بارش نے لکھنؤ کا کام بھی درہم برہم کر دیا تھا معمولی عمارتیں بہت زیادہ متاثر ہوئیں۔ چار دن پریس بند رہا ہمیں بدقت تمام پرچہ ۲۰ جولائی کا ملا جس کے بیشتر حصے کو باہر اخبار ۲۹ جولائی کو پہونچا۔ ہم نے مناسب سمجھا کر دوسری اشاعت قبل از وقت نکال کر دونوں اخبار ایک ساتھ روانہ کریں۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین کرام اس تاخیر کو معاف کریں گے۔

موسم

گزشتہ ہفتہ میں چھ دن تک آسمان ایک حالت پر رہا۔ ۵۰ گھنٹے مسلسل بارش ہوتی رہی۔ تیز بارش تو زیادہ نہیں ہوئی مگر مسلسل بارش ۵۰ گھنٹے ہوئی جس سے تمام خستہ عمارتوں کو نقصان پہونچا۔ چھوٹے چھوٹے مکان تو کوئی بھی محفوظ نہیں رہے۔ مولوی افواہ حسین صاحب مرحوم کی کوٹھی کا شہتیر ٹوٹ گیا جس سے چھت بالکل بیٹھ گئی۔

تکیہ شریف کا ٹیلہ پر بھی میرن میاں صاحب کا دالان بالکل گر گئی اور شاہ ولایت احمد صاحب والے کمرہ کی دھنیاں ٹوٹیں۔ غرض تسلسل نے کافی نقصان قصبہ کو پہونچایا

مراجعت وطن

رضی حسن صاحب علوی حیدرآباد سے چند ماہ تعطیلات کی بنا پر وطن تشریف لائے تھے۔ چار چھ دن قیام کے بعد اپنے مستقر پر واپس ہو گئے۔

نقی علی کی آمد لاہور کی ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف مع جولائی کو لاہور سے روانہ ہو گئے ہیں اور کچھ دن تک یہاں قیام رہے گا۔ ۲۹ جولائی سے اپنے چچا حافظ حکیم محمد احمد صاحب کے یہاں رہیں گے اس کے بعد اگست تک کاکوری میں قیام رہے گا۔ ۵ اگست کو اپنے والد مرحوم کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے جائیں گے اور دس دن کے بعد واپس جائیں گے

ولادت

ہم نے خبر مسرت کے ساتھ سنا کہ مولانا نو و مستحق علی علوی سلمہ کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا مبارک کرے اور عمر دراز کرے

علالت

لاہور کی اطلاع ہے کہ نقی علی صاحب علوی کی دختر حمیدہ سلطانہ ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو گئی تھیں کئی روز شدید تکلیف رہی اب بحمد اللہ قدرے سکون ہے اللہ جلد صحت عطا فرمائے۔

صحتیابی

ظفر جمیل پسر محمد اشہر صاحب بی۔ اے ایل ایل بی۔ اس طرف بخار میں مبتلا ہو گیا تھا کئی روز بخار رہا۔ ڈاکٹری علاج سے قدرے افاقہ ہے انشاء اللہ اب اچھا ہے۔

کامیابی

زبیدہ بنت عزت علی علوی مرحوم امسال لکھنؤ سنٹرل بورڈ کے امتحان میں سکنڈ ڈویژن کامیاب ہوئیں ہم ان کی والدہ بھائی اور اعزا کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

انیس فاطمہ بنت ڈاکٹر حکیم احمد مرحوم چونکہ اس سال فائنل میں چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے سپلیمنٹری میں آ گئی تھیں۔ یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی کہ سپلیمنٹری میں کامیاب ہو گئیں۔ خدا مبارک کرے ہم ان کی والدہ محترمہ بھائیوں اور دیگر اعزا کو ان کی نمایاں کامیابی پر تہنیت مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محفل میلاد

اس خبر کے پہنچے بران کی بیگم شفیق احمد صاحب علوی نے محفل میلاد منعقد کی جس میں مخصوص خواتین مدعو تھیں۔

حزین محمد سائکل احاطہ حضرت صاحب کے یہاں محفل میلاد منعقد ہوئی۔ یہ میلاد دریں محلہ اپنی پوتی کے صحتیاب ہونے کے سلسلہ میں کی گئی

دوسری محفل جھینٹے ساکن احاطہ حضرت صاحب نے اپنے بڑے بھائی چھدو کے ایک عرصہ کے بعد بسلامت گھر واپس آنے پر منعقد کی۔

تقرری

سلطانہ بنت مشیر حسن صاحب جو لکھنؤ ٹریننگ کالج سے C.T. کی ڈگری کا امتحان پاس کرنے کے بعد کرامت حسین مسلم گرلس کالج لکھنؤ میں بحیثیت اسسٹنٹ ٹیچر ملازم ہو گئیں۔ ان کی اس کامیابی پر ہم ان کے والدین اور دیگر اعزا کو مبارکباد دیتے ہیں۔

فوجداری

موضع شنکر کھیڑہ تھانہ کاکوری کی اطلاع ہے کہ گذشتہ دنوں ایک ہی گروہ میں آپس میں فوجداری

بعد میں تو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ چچا بھتیجے کی آپس میں نزاع تھی۔ چند دنوں سے معاملات بگڑا کامیاب ہو چکا ہے۔ ... خاندانی جائداد ... میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اس آراضی کو جس کو چچا جوت بو چکا تھا بھتیجے نے مدعیان سمیت ... کھیت اجاڑ ڈالا۔ یہ بات قابل غور کہ چچا شنکر کھیڑہ میں رہتا تھا اور بھتیجے نے ... اختیار کر لی ہے۔

لہذا دہاں سے اپنے مددگاروں کو ساتھ لاکر کھیت مسمار کر ڈالا اور جب اس کو باز رکھنے کی کوشش کی گئی تو آزادانہ بلموں، کانوں اور لاٹھیوں کا استعمال کیا گیا۔

دونوں طرف سے مجروحین مقامی اسپتال میں داخل کرائے گئے ہیں۔ ڈاکٹری معائنہ کے بعد غالباً چالان بھیجا جائے گا۔

خودکشی

موضع بڑا گاؤں کی خبر ہے کہ مسمی ... ... میں ایک شخص ... کو ... درخت میں رسی کا پھندا لگا کر خودکشی کر لی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک غریب کسان تھا جس نے کچھ روپیہ قرض لیا تھا ... اور مہاجن سے قرض لیا تھا ... ادا نہ کر پایا تھا۔ ... عدالت ... ہوکر ... تنگ دستی سے ... سمجھتے ہوئے ... زمین قرقی میں نکلوائی تھی اور ابھی بارش کے بعد اس ... کو ... ناکامی کو برداشت نہ کر پایا اور اس نے خودکشی کر لی۔ ... عورت اور ایک نابالغ لڑکا چھوڑا ہے۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ ...

دس سالہ لڑکا سائیکل سے مجروح ٹانگ ٹوٹ گئی

ہائی اسکول کے چھٹے درجے کا ایک طالب علم کل بری طرح مجروح ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکا ... ایک سائیکل پر سوار جا رہا تھا ... کی زد میں آ گیا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی سائیکل سوار کو پکڑ لیا گیا۔ لڑکے کو ابتدائی امداد کے لئے اسپتال لایا گیا اس کے بعد میڈیکل کالج بھیج دیا گیا۔

ڈاکٹر معراج رسول آنکھ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف اپنے صاحبزادے کے ساتھ ... تبدیل آب و ہوا ... تشریف لے گئے ہیں۔ موصوف دس ... علالت ... ابھی طبیعت صاف ... نہیں ہوئی ... صاحبزادے صاحب ہمراہ ہے

چوریاں

برسات کی اندھیری سے فائدہ اٹھا کر چوروں نے پھر کاروائیوں کی شروعات کر دی پہلی چوری محمد صاحب ... کے یہاں ہوئی۔

دوسری چوری ... ایک غریب ... رنگریز ساکن پٹھان گڈھی کے یہاں ... دو بجے رات کو جبکہ مرد باہر سو رہے تھے۔ گھر میں تنہا عورت ... دیوار سے گھر میں اترے اور ... کا زیور ... بالیاں۔ ... اتار لیں ... غریب کا اندوختہ قریب قریب چار ساڑھے چار روپیہ اٹھا لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک شخص کو جس نے زیور اتارا تھا ... ساکن ... کھیڑہ پہچان لیا گیا رپورٹ درج کرا دی گئی ہے اور پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

ضیف الدین صاحب کا انتقال

یہ خبر نہایت ہی انتہائی حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ... جولائی کو ضیف الدین صاحب نے ایک عرصہ کی علالت کے بعد بعارضہ ضعف معدہ انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ اعزا و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے حامل تھے مرحوم کی عمر ... تھی اور ... حیدرآباد میں ابتدائی مدارس کی ہیڈ ماسٹری کرتے رہے آخر میں جاکر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ فارسی کے معلم رہے ... سے ... میں پنشن لی وطن آ گئے۔ ادھر ... سال سے صحت خراب ہوئی اور برابر گرتی ہی گئی۔ مرحوم نے بیوہ، ایک ... اور ... علی ... ایک ... نام چھوڑا ہے۔

گزارش

جن حضرات نے چندہ نہیں روانہ فرمایا ہے براہ کرم توجہ فرمائیں بہت تقاضہ کر کے وقت روانگی اب ان کی طرف ... ہے دفتر ... نظر انداز کر جاتے ہیں اخبار پہنچنے کی ... دفتر ... بیکار ہوگی۔ منیجر

سید احمد علوی ... نے تنویر پریس لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار ... کاکوری سے شائع کیا